حضرت فاطمہ(سلام اللہ علیہا) کی نشو ونما

<"xml encoding="UTF-8?>

۱-آپ کی والدہٴ محترمہ حضرت خدیجہ(علیہا السلام) کی منزلت و مرتبہ

پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سب سے پہلی زوجہ "جناب خدیجة بنت خویلد"کے والدین کا تعلق قریش سے تھا اور دونوں ہی جزیرہ نمائے عرب کے اعلیٰ ترین نجیب گھرانے سے تعلق رکھتے تھے-
اس ارفع واعلیٰ نسب کے ساتھ ساتھ،نیک نامی، بہترین اخلاق اور نیک اوصاف و خصائل نیز پاکیزگیٴ کردار کی شہرت نے آپ کو ایک خاص بلندی عطا کی تھی،آپ پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے شادی سے پہلے سے ہی طاھرہ اور قریش کی عورتوں کی سردار کے طور پر پہچانی جاتی تھیں- اس کے ساتھ ہی آپ قریش کی مالدار اور ثروت مند خاتون تھیں آپ کا جاہ جلال بہت زیادہ تھا اور آپ کو دینداری آپنے گھرانے سے ورثہ میں ہی ملی تھی
جیسا کہ جب یمن کے بادشاہ "تُبّع دوم"نے حجر اسود کو آپنے ساتھ یمن لے جانے کی کوشش کی تو آپنی دینی غیرت وحمیت کی بدولت آپ کے والد "خویلد"ہی اس کے سامنے اھنی دیوار بن گئے اور اس کی طاقت اورلشکرکی کثرت کو کسی طرح خاطر میں نہ لائے جو ان کے دینی جذبہ کی بہترین سند ھے- جناب خدیجہ کے جد،اسد بن عبد العزی معاھدہٴ حلف الفضول کے اھم رکن تھے جس میں قریش نے یہ معاھدہ کیا تھا کہ مکہ میں کسی پر ظلم نہیں ہونے دیا جائے گا چاھے وہ مکہ کارھنے والا ھو یا کہیں با ھر سے ایا ھواور وہ لوگ اس کی مددضرور کرینگے اور اسے اس کا حق وآپس دلائیں گے اس بارے میں رسول اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ ارشادفرمایا ھے:
<لقد شہدت فی دار عبداللّٰہ بن جدعان حلفاً مااٴحبّ اٴنّ لی بہ حمرالنعم،ولواُدعٰی بہ فی الاسلام لاٴجبت>(۱)
میں نے عبد اللہ بن جد عان کے گھر پر اس معاھدہ "حلف الفضول "کا مشاھدہ کیا کہ اس کے بدلہ میں اگر مجھے سرخ اونٹ دیئے جائیںتو میں انہیں قبول نہیں کروں اور اگر مجھے اسلام میں بھی اس کی دعوت دی جائے تو میں اسے قبول کرلوں- آپ کے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل یھودیوں اور عیسائیوں کی کتابوں کا مطالعہ کرتے تھے اور ان میں سے انہیں جو کچھ بھی اچھا لگتا تھا اس پر عمل پیرا رہتے تھے جسکی وجہ یہ نہیں تھی کہ وہ عیسائیوں اور یھودیوں کے ساتھ رہتے تھے،یا مکہ ان دونوںکا وطن تھا، بلکہ وہ بتوں کی عبادت و پرستش کو حقیر سمجھتے تھے اور انہیں ایک قابل اطمینان دین کی تلاش تھی-
مختصر یہ کہ جناب فاطمہ(علیہا السلام) کا تعلق اس گھر انے سے تھاجو علم وعمل اور دینداری کے میدان میں یگانہٴ روزگار تھا اور اس گھرانے والے حضرت ابراہیم(علیہ السلام) کے دین حنیف پر قائم رھنے کے ساتھ ساتھ جزیرہ نمائے عرب میں دین حق کے ظھور کا شدت سے انتظار کر رھے تھے-

حضرت خدیجہ(علیہا السلام) کی تجارتی سرگرمیاں

قریش کے بڑے بڑے لوگوں نے جناب خدیجہ(علیہا السلام) کے پاس شادی کےلئے پیغام بھیجا اور آپ کے سامنے لمبی لمبی پیش کشیںبھی کیں لیکن آپ نے کسی کارشتہ قبول نہیں کیا اور آپ نہایت سکون و اطمینان اور بڑی پاکدامنی کے ساتھ اسی طرح زندگی بسر کرتی رہیں یہاں تک کہ آپ کی عمر چالیس سال ہوگئی-
جناب خدیجہ کے پاس بیحد دولت تھی جسے آپ نے مہربند کرکے نہیں رکھا اور نہ ہی اسے سود خوری کےلئے استعمال کیا جبکہ اس زمانے میں سود ہر طرف رائج تھا بلکہ آپ اس مال سے تجارت کیا کرتی تھیں اور اس کےلئے نیک اور ایمان دار لوگوں سے کام لیتی تھیں اور اسی تجارت کے ذریعہ آپ کے پاس ایک بڑا سرمایہ جمع ہوگیا تھا-

محدثین کا بیان کیا ھے کہ جناب خدیجہ(علیہا السلام) مختلف لوگوں کو اجرت دے کرتجارت کےلئے شام بھیجا کرتی تھیں انحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے شادی سے کچھ عرصہ پہلے آپ(علیہا السلام) نے پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پیش کش کی تھی کیونکہ پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ایمانداری اور صداقت و غیرہ کے چرچے اس وقت ھر مرد و عورت اور چھوٹے بڑے کی زبان پر تھے لہٰذا، اگر وہ ان کا مال تجارت لے کرشام چلے جائیں تو ان کو دوسروں کے مقابلہ میدو ھرا سرمایہ دیا جائے گا چنانچہ انحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس سلسلہ میں آپنے چچا جناب ابو طالب(علیہ السلام) سے مشورہ کیا اور خدیجہ کی پیش کش کے مطابق شام کی طرف روانہ ھوگئے اس سفر میں جناب خدیجہ(علیہا السلام) نے قافلہ کی دیکھ بھال اور آپ کا خیال رکھنے کےلئے آپنے غلام میسرہ کو بھی آپ کے ساتھ روانہ کردیا
آپ کی برکتوں سے اس سفرتجارت میں اتنا فائدہ اور اتنی برکتیں سامنے ائیں جو اس سے پہلے کبھی بھی دیکھنے میں نہ اتی تھیں یہی وجہ تھی کہ قافلہ کے مکہ سے قریب پھنچنے سے پہلے ہی میسرہ تیزی کی ساتھ جناب خدیجہ(سلام اللہ علیہا) کی خدمت میں پھونچ گیا اور اس نے راستہ کے تمام واقعات اور" بحیرا راھب "سے ان کی ملاقات و غیرہ کی تفصیل آپ سے بیان کردی-
جناب خدیجہ(علیہا السلام) کی ذھانت اور دوربینگاھوں کا یہ اثر تھا کہ آپ نے اعلان رسالت سے پہلے بھی انحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شخصیت اور آپ کے اعلیٰ اخلاق کے اندر،انوار رسالت کا مشاھدہ کر لیا تھا،اور اسی وجہ سے آپ نے ھر بڑے ادمی کے پیغام ازدواج کو ٹھکرادیا آپ کی نگاہ انتخاب صرف پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ہی جا کر رکی اور آپ نے اس مبارک رشتہ کےلئے خود آپنے کو پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں پیش کردیا جبکہ آپ کی بہترین مالی حالت اور پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے طرز زندگی کے درمیان بظاھربیحد فاصلہ تھا-
تاریخ یعقوبی میں نقل ھوا ھے کہ جناب عمار بیان کرتے ہیں:جناب خدیجہ(علیہا السلام) اور پیغمبر اسلام(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شادی کی تفصیل سب سے زیادہ مجھے معلوم ھے کیونکہ پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے میری دوستی تھی،اور ایک دن ھم دونوں صفا ومروہ کے درمیان چلے جارھے تھے کہ اچانک خدیجہ اور ان کے ساتھ ان کی بھن ھالہ بھی وھاں پھونچیں جب انھوں نے رسول اللہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کودیکھا تو ان کی بھن ھالہ میرے پاس ائیں اور مجھ سے بولیں،اے عمار کیا تمھارے دوست کو خدیجہ سے کوئی دلچسپی ھے؟میں نے ان سے کھا خدا کی قسم مجھے نہیں معلوم!تب میں آپ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس ایا اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ سے کھا جاوٴ ان سے

کهدو کہ ہم فلاں دن تمہارے یہاں ائیں گے،
چنانچہ اس دن میں نے جناب خدیجہ کے چچا عمر وبن اسد کے گھر کسی کو بھیجا اور پیغمبر(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ریش مبارک پر روغن کی مالش کی آپ کو ایک عبا اوڑھائی پھر رسول اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپنے چچاوں کے درمیان وھاں پھونچے جن میں سب سے اگے جناب ابو طالب تھے انھوں نے مجمع کے سامنے ایک خطبہ پڑھا اور اس کے بعد ان دونوں کی شادی ہوگئی-
عمار مزید کہتے ہیں: پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو جناب خدیجہ(علیہا السلام) نے تجارت کےلئے اجیر نہیں بنایا تھا اور نہ ہی آپ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کبھی کسی کی مزدوری کی ھے

۲-پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)اور جناب خدیجہ (علیہا السلام) کی شادی

حضرت محمد مصطفی(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)نے عرب کے اس گھر میں انکھ کھولی جس کی شان و شوکت،عظمت و منزلت اور عزت و شرافت میں عرب کے کسی گھر کا کوئی مقابلہ نہ تھا آپ اسی میں پروان چڑھے اور بچپنے سے جوانی کی دھلیز پر قدم رکھا تو اسی کے ساتھ ساتھ زندگی کی تمام ارزوئیں بھی جوان ہونے لگیں

کیونکہ خداوندعالم کا ارادہ یہ تھا کہ حضرت محمد مصطفی(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پرورش اس انداز سے ہو کہ آپ مستقبل میں رسالت کے سنگین بوجھ کو باسانی اٹھا سکیں اور اس الٰہی امانت کو لوگوں تک پھونچا دیں،اسی لئے آپ کی اس عظیم ذمہ داری اور عالمی رسالت ونبوت کے مطابق آپ کو الٰہی اور ربانی نظر لطف آپنے حصار میں لئے ھوئے تھی-
جب آپ کی عمر شریف پچیس سال ہوئی تو آپ کو ایسی شریک حیات کی ضرورت تھی،جو آپ کے معیار کے مطابق ھو اور آپ کے عظیم مقاصد میں آپ کا ہاتھ بٹاسکے اور آپ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو جس جہاد اور صبر و حوصلہ کی ضرورت تھی اس میں ھر مرحلہ پر سر بلند نظر ائے آپ کےلئے عین ممکن تھاکہ آپ بنی ہاشم کی جس دوشیزہ سے شادی کرنا چاہتے کرسکتے تھے
لیکن خدا کی مشیت نے چاھا کہ جناب خدیجہ کے دل کو آپ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف موڑ دیاجائے آپ کادل آپ کی ذات والا صفات سے وابستہ ھو جائے آپ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کی اس پیش کش کو قبول فرمالیں اور اس طرح جناب خدیجہ(علیہا السلام) اور آپ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کارشتہ قائم ھو جائے-
جناب خدیجہ(علیہا السلام) آپنے شوہر نامدار حضرت محمد مصطفی(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بے پناہ محبت دی اور ھمیشہ یہی سوچا کہ وہ محبت دے نہیں رہی ہیں بلکہ ھمیشہ یہی سمجھا کہ پیغمبراکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت پاکروہ ھر سعادت سے ھم کنار ہوگئیں ہیں،آپ نے آپنی پوری دولت انحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قدموں پر نثار کردی مگر کبھی بھی یہ خاطر میں نہ لائیں بلکہ ھمیشہ یہی سمجھا کہ اس کے بدلے آپ کو ھدایت و ایمان کی ایسی بیش قیمت دولت نصیب ہوگئی ھے جو دنیا کے تمام خزانوں پر بھاری ھے-

یہی وجہ تھی کہ دوسری جانب پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آپنی تمام تر محبتوں کو ان کے حوالہ کرنے کے باوجود اسے اھمیت نہ دی بلکہ ھمیشہ جناب خدیجہ(سلام اللہ علیھا) کی فدا کاری کو بھی سراھا اور اس بارے میں یہ ارشاد فرمایا:"ما قام الاسلام الا بسیف علی ومال خدیجة "اسلام نے چلنا نہیں شروع کیا(اسلام قائم نہیں ھوا)مگر علی کی تلوار اور خدیجہ کے مال کے ذریعہ یہی وجہ تھی کہ جب تک جناب خدیجہ زندہ رہیں انحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کسی عورت سے شادی نہیں کی-

رسول اسلام(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے جناب خدیجہ(سلام اللہ علیھا) کی شادی خانہ ابادی کا واقعہ ان کی زندگی کا ایک اھم، دلچسپ اور تابندہ وروشن موڑھے،کیونکہ جناب خدیجہ(علیہا السلام)کےاندر استقلال نفس،خود اعتمادی اور ازادی ضمیر کی حکمرانی تھی،اور آپ بڑے بڑے صاحبان عقل و رشد افراد کی طرح تجارت کیا کرتی تھیں-

آپ نے بڑے بڑے نامور اور اہل دولت و زر اورصاحبان جاہ و حشم افراد کے پیغامات کو ٹھکرادیا اور ایسی عظیم شخصیت کے رشتۂ زوجیت میں اگئیں جو یتیم اور تھی دست تھے-بلکہ وہ شوق وولولہ کے ساتھ اگے بڑہیں تاکہ محمد(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے شادی کی پیش کش کریں اور آپنا مہر بھی آپنے ہی مال سے ادا کرنے پر امادہ تھیں،چنانچہ جب پیغمبر اعظم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، جناب خدیجہ سے شادی کےلئے چلے تو آپ جناب ابو طالب(علیہ السلام) اور آپنے دوسرے اعزاء و اقرباء کے ساتھ جناب خدیجہ کے چچا کے گھر پر پھونچے تو سید و سردار بطحانے سرور کائنات(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے خطبۂ عقدکا اغاز ان الفاظ سے کیا:

<الحمد لربّ هذا البیت الّذی جعلنا زرع ابراهیم وذرّیة اسمعیل، وأنزلنا حرماً أمناً وجعلنا الحکام علی الناس، وبارک لنا فی بلدنا الذی نحن فیه،ثمّ انّ ا بن أخی یعنی محمداً(ص) ممّن لایوزن برجل من قریش الّا رجح به ولا یقاس به رجل الّا عظم عنه، ولا عدل له فی الخلق وان کان مقلاً فی المال فانّ المال رفد جار وظل زائل، وله فی خدیجة رغبة، وان کان جئنا ک لنخطبها الیک برضاها وأمرها، والمهر علي فی مالی الذی سأ لتموه عاجله واجله، وله وربّ هذاالبیت حظّ عظیم ودین شائع ورأی کامل >-

حمدھے اس محترم گھر(خانۂ کعبہ)کے رب کی جس نے ھمیں جناب ابراہیم (علیہ السلام) کے شجرہ(نسل)اور جناب اسماعیل(علیہ السلام) کی ذریت میں قرار دیا ھے اور ھمیں حرم امن میں سکونت عطا کی اور ھمیں لوگوں کا حاکم قرار دیا اور ھمارے لئے ھمارے اس شھر میں برکت عنایت فرمائی-

امابعد:یہ میرا بھتیجا(یعنی محمد مصطفی(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان(مردوں) میں سے ھے کہ انھیں قریش کے جس مرد کے سامنے بھی کھڑا کیا جائے گا یہ اس سے بہتر نظر ائیں گے،اور کسی مرد سے ان کا موازنہ نہیں ھوگا مگر یہ کہ یہ اس سے عظیم ہی دکھائی دیں گے اور مخلوقات میں کوئی ان کا پاسنگ بھی نہیں ھے اگر چہ ان کے پاس مال کی قلت ھے مگر مال انے جانے والا اور زائل ھوجانے والا سایہ ھے،یہ خدیجہ سے شادی کے خواھشمند ہیں

لہٰذا ھم آپ کی خدمت میں خدیجہ کی رضایت کے ساتھ اس مبارک رشتہ کےلئے حاضر ھوئے ہیں-اور مہر میرے ذمہ ھے جسے میں خود آپنے مال سے ادا کروں گا،جب چاھے آپ لے سکتے ہیں ابھی یا بعد میں،اور اس گھر(کعبہ)کے رب کی قسم یہ ایک عظیم شان حصہ مشھوردین اور کامل واستواررائے کے مالک ہیں-

جب جناب ابو طالب(علیہ السلام) خاموش ھوگئے تو جناب خدیجہ کے چچا اگر چہ ایک مردذی علم تھے مگرجناب ابو طالب(علیہ السلام) کے رعب و دبدبہ اور ہیبت کی وجہ سے ان کی زبان گنگ ہو گئی اور وہ کوئی جواب نہ دے سکے،تب جناب خدیجہ نے خود اس ذمہ داری کو ادا کیا اور پیغمبر(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

سے آپ(سلام اللہ علیہا) کی شادی ہوگئی-
ایک روایت یہ بھی ھے کہ یہ ذمہ داری جناب خدیجہ نے آپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے سپرد کی تھی،چنانچہ جب وہ مسکراتے ھوئے اور بشاش انداز میں جناب خدیجہ کے گھر میں داخل ھوئے تو آپ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کی طرف دیکھ کر کھا اے ابن عم خوش امدید،شائد تم میری خواھش پوری کرکے ائے ھو،انھوں نے کھا:ھاں اے خدیجہ(علیہا السلام) تمہیں مبارک ھو،
اور میں تمھارا وکیل ھوں اور کل صبح سویرے ان شاء اللہ حضرت محمد مصطفی(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے تمھاری شادی کردوں گا-
جب جناب ابو طالب(علیہ السلام) پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے عقد کا(مشھور و معروف)خطبہ پڑھ چکے اور عقد تمام ھوگیا تو پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جناب ابو طالب کے ساتھ جانے کےلئے کھڑے ھوئے تو جناب خدیجہ نے کھاآپ آپنے گھرہی توجائیں گے؟تومیرا گھر آپ کا گھر ھے اور میں آپ کی کنیز(شریکۂ حیات)ھوں-
جب اس مبارک و مسعود شادی کی تمام رسومات نھایت سادگی سے مکمل ہوگئیں تو رسول اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جناب خدیجہ کے گھر تشریف لےگئے یہی وہ گھر تھا جس کے در و دیوار، دین و ایمان کی مجسم اور عظیم نشانی اور آپنی بے زبانی کے باوجود پیغمبر کی تبلیغ دین،آپ کے جہاد،صبر،اور زحمتوں اور مشکلوں کا اعلان کرتے ھوئے نظر ائے-

پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نزدیک جناب خدیجہ(علیہا السلام) کی منزلت ومرتبہ

حضرت محمد مصطفی(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور جناب خدیجہ(علیہا السلام) کی برکتوں سے تاریخ عالم میں ایک ایسا نیا گھرانہ عالم وجود میں سامنے ایاجو انس و محبت،سعادت و نیک بختی اور مثالی گھریلوالفت اور ھم اھنگی سے معمور تھا یہی وجہ ھے کہ عورتوں میں سب سے پہلے جناب خدیجہ(علیہا السلام) نے ہی پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رسالت پر ایمان کا اعلان کیا اور آپ کے اس مقدس مقصد کی خاطر آپنی تمام تر کوششیں وقف کردیں،اور آپنی دولت آپ کے قدموں میں رکھ کر یہ کہتی ہوئی نظر ائیں:میری تمام دولت آپ کی خدمت میں حاضر ھے آپ کو اس کے بارے میں مکمل اختیار حاصل ھے آپ خدا کے دین کی تبلیغ اور اسکی نشر واشاعت میں اسے جس طرح اور جہاں چاہیں خرچ کرسکتے ہیں-آپ(علیہم السلام) نے پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ رہ کر قریش کی ایذارسانیوںاور ان کے بائیکاٹ کی وجہ سے پیدا ہونے والے مشکلات کو بھی برداشت کیا،
یقیناً آپ کا یہ بے مثال اخلاص،مستحکم ایمان،اور سچی محبت اسی لائق تھی کہ پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی آپ کو اسی کے شایان شان محبت،اخلاص اور عزت و توقیر سے نواز یں آپ نے پیغمبر(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دل میں ایسی قدر ومنزلت پیدا کرلی تھی کہ آپ کی وفات کے مدتوں بعد بھی انحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قلب و ذھن کے صفحات سے اس کے نقوش کسی طرح بھی ھلکے نہیں ھوئے تھے اور آپ کی دوسری ازواج میں کوئی بھی اس مرتبہ کو حاصل نہیکرسکی حتی کہ پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے صاف صاف ارشاد فرمایا:”وخیر نساء امتی خدیجة بنت خویلد“
میری امت میں سب سے بہترین خاتون خدیجہ بنت خویلد ہیں-

ام الموٴمنین عائشہ بیان کرتی ہیں کہ جب کبھی بھی پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جناب خدیجہ(سلام اللہ علیہا) کا تذکرہ کرتے تھے تو آپ ان کی تعریف اور ان کےلئے استغفار کرنے سے نہیں تھکتے تھے،چنانچہ ایک دن آپ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کا ذکر کیا تو مجھ سے رہا نہ گیا میں نے کہا:وہ ایک بڑھیا کے سوا کیا تھیں؟اور اب تو خداوندعالم نے ان کے بدلے آپ کو ان سے بہتربیویاں عطا کردی ہیں!وہ کہتی ہیں کہ یہ سن کر انحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اتنا سخت غصہ ایا کہ آپ کی پیشانی کے اوپر کے بالوںمیں جنبش ہونے لگی اور آپ نے فرمایا:

<والله ماأخلف لی خیراً منها، لقد آمنت هی اذ کفرالناس، وصدّقتنی اذ کذّبنی الناس، وأنفقتنی مالها اذ حرمنی الناس، و رزقنی الله أولادها اذ حرمنی أولاد النساء> -

”خدا کی قسم مجھے اس سے اچھی بیوی ھرگز نہیں ملی وہ اس وقت میرےاوپرایمان لائیں جب لوگ میرا انکار کررھے تھے،اور ایسے حالات میں انھوں نے میری تصدیق کی جب لوگ مجھے جھٹلارھے تھے،اور آپنا مال اس وقت میرے لئے خرچ کیا جب سب نے مجھے محروم کررکھا تھا اور ان کے ذریعہ خداوندعالم نے مجھے اولاد سے نوازا جبکہ کسی دوسری زوجہ سے میری کوئی اولاد باقی نہ رہی “-

وہ کہتی ہیں کہ میں نے آپنے دل میں کہا!خدا کی قسم اب کبھی بھی میں ان کی برائی نہیں کروں گی-

ایک روایت میں ھے کہ جناب جبرئیل رسول خدا(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں ائے اور کہا:

<یا محمد! هذه خدیجة قد أتتک فاقرأها السلام من ربّها، و بشّرها بهیت فی الجنة من قصب، لا صخب فیه ولا نصب > -

”اے محمد(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! یہ خدیجہ کو آپنے رب کی طرف سے سلام پھنچادیجئے اور انھیں جنت میں تازہ موتیوں سے بنے ھوئے ایسے گھر کی بشارت دیدیجئے جسمیں نہ کوئی شور شرابہ ھوگا اور نہ کوئی مرض اور بیماری ھوگی“

یہی وجہ تھی کہ انحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کی سہیلیوںکی بھی بیحد عزت و توقیر کیا کرتے تھے جیسا کہ انس کا بیان ھے:کہ جب پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میںکوئی ھدیہ لایا جاتا تھا تو آپ حکم دیدیتے تھے کہ:

<اذهبوا الی بیت فلانة فانها کانت صد یقة لخدیجة، انّها کانت تحّبها>-

”اسے فلاںخاتون کے گھر لے جاوٴ کیونکہ وہ خدیجہ کی سہیلی ہیں،اور وہ انہیں چاہتی تھیں“-

روایت میںھے کہ جب کبھی آپ کوئی بکری ذبح کراتے تھے تو فرماتے تھے:”ارسلو الی اصدقاء خدیجة…“اسے خدیجہ کی سہیلیوں کے پاس بھیج دوچنانچہ ام الموٴمنین عائشہ نے ایک دن آپ سے اس بارے میں پوچھ ہی لیا،تو آپ نے فرمایا:”انی لأُحب حبیبها“میں ان کی سہیلیوں سے محبت رکھتا ھوں،صرف رسول خدا(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دل میں ہی جناب خدیجہ کی یہ عزت و توقیراور منزلت نہ تھی-بلکہ خداوندعالم کے نزدیک بھی آپ کا مرتبہ بہت بلند تھا اس لئے اس نے آپ کو جنت میں عظیم درجہ عنایت فرمایا ھے،جس کی خبر رسول خدا(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان الفاظ میں دی ھے:

<أفضل نساء أهل الجنة خدیجة بنت خویلد، و فاطمة بنت محمد، و مریم بنت عمران، و آسیة بنت مزاحم امرأة فرعون>-

جنت کی عورتوں میں سب سے افضل خدیجہ بنت خویلد،فاطمہ(سلام اللہ علیہا) بنت محمد(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)،مریم بنت عمران،اور فرعون کی زوجہ اسیہ بنت مزاحم ہیں-

جناب خدیجہ(علیہا السلام) تبلیغ رسالت کے ہر کام میں انحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہاتھ بٹاتی تھیں اور خداوندعالم نے آپ(علیہا السلام) کے ذریعہ آپ کا بوجھ بڑی حد تک ھلکا کردیا تھا کیونکہ جب کبھی بھی آپ قریش کی غنڈہ گردی،ایذارسانی، تکذیب اور مخالفتوں کی وجہ سے رنجیدہ ھوتے تھے
تو آپ ہی انحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لبوں کی مسکراہٹ اور تازگی قلب وروح کا سامان فراھم کرتی تھیں چنانچہ گھر واپس پھنچنے کے بعد انحضرت کو کسی تھکن کا احساس نہیں رہتا تھا اور آپ کےلئے یہ تمام دشوار مرحلے اسان ھوجاتے تھے،آپ جناب خدیجہ(علیہا السلام) کے ساتھ بڑے سکون سے تھے،اور ان سے آپنے اھم کاموں میں مشورہ بھی فرماتے تھے-

۳-جناب فاطمہ(سلام اللہ علیھا) کی خلقت کے بارے میں اللہ تعالی کا حکم

شہزادی کائنات کی خلقت اور پیدائش کےلئے خداوندعالم نے ایسے صالح ترین گھر کا انتظام فرمایا کہ آپ کے والد گرامی حضرت محمد مصطفی(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور والدہ ٔ گرامی جناب خدیجہ سلام اللہ علیہاہیں-
خداوندعالم نے آپ کی پیدائش اور خلقت کے بارے میں خاص اہتمام فرمایا تھاجس کا تذکرہ متعدد روایتوں میں موجود ھے-اور پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بھی مختلف مقامات پر اس کی جانب اشارہ فرمایاھے:
ایک روایت میں ھے کہ ایک روز نبی اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ابطح کے مقام پر تشریف فرماتھے تو آپ کی خدمت میں جناب جبرئیل نازل ھوئے آپ نے اواز دی:
< یا محمد! العلي الا ٔعلٰی یقرئک السلام، وھو یا ٔمرک ا ٔن تعتزل خدیجة ا ٔربعین صباحاً > ”اے محمد:علی و اعلیٰ(خدا)نے آپ کو سلام کھا ھے اور اس نے یہ حکم دیا ھے کہ آپ چالیس دن تک خدیجہ سے دور رہیں“چنانچہ آپ نے جناب خدیجہ(سلام اللہ علیھا) کے پاس جناب عمار یاسر کو بھیجا اور انھیں اس الٰہی حکم سے باخبر فرمایا،اس دوران آپ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) چالیس دن تک دن میں مسلسل روزہ رکھتے تھے اور رات بھر عبادت خدا کیا کرتے تھے،جب چالیس روز پورے ھوگئے تو جبرئیل(علیہ السلام) پھر نازل ھوئے اور کھا:<
یا محمد! العلي الا ٔعلٰی یقرئک السلام یا ٔمرک ا ٔن تتا ٔھّب لتحیته وتحفته >-
”اے محمد علی اعلیٰ(خدا)نے آپ کو سلام کھا ھے اور یہ حکم دیا ھے کہ آپ اس کے ھدیہ اور تحفہ کےلئے تیار ھوجائیں “ابھی نبی کریم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسی طرح تھے کہ میکائیل ایک سینی(طبق)لئے ھوئے نازل ھوئے جس پر سُندس کارومال پڑا ھوا تھا،اسے انھوں نے انحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے رکھ دیا:تب جبرئیل نے کھا:
< یا محمد! یا ٔمرک ربّک ا ٔن تجعل اللیلة افطارک علی ھذا الطعام >-
اے محمد آپ کے رب نے کھا ھے کہ اج رات آپ اسی کھانے سے افطار کیجئے گا“چنانچہ پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سیر ھوکر کھانا تناول فرمایا اور پانی پی کرجب بالکل سیراب ھوگئے،تو نماز پڑھنے کےلئے کھڑے ھوئے جبرئیل نے اگے بڑھ کر کھا:
< الصّلاة محرمة علیک فی وقتک حتی تا ٔتی منزل خدیجة، فانّ اللّٰہ عزّوجلّ آلی علی نفسه ا ٔن یخلق من صلبک فی ھذہ اللیلة ذریة طیبة >

اس وقت آپ کے اوپر نماز حرام ھے جب تک آپ خدیجہ کے گھر نہ چلے جائیں،کیونکہ اللہ تعالی عزوجل نے آپنے اوپر یہ فرض کیا ھے کہ اج رات آپ کے صلب سے ایک پاکیزہ نسل خلق فرمائے،

یہ سنکر رسول اسلام(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)،جناب خدیجہ(سلام اللہ علیھا) کے گھر کی طرف روانہ ھوگئے-

جناب خدیجہ(سلام اللہ علیھا) بیان فرماتی ہیں:کہ مجھے تنہائی سے انسیت ہوگئی تھی،چنانچہ جب رات ہوگئی میں نے آپنا سر ڈھک لیآپردے ڈال دئے اور آپنا دروازہ بند کرلیا اور آپناورد پڑھنا شروع کردیا- چراغ خاموش کردیا، اور آپنے بستر پر اکر لیٹ گئی،اس رات نہ میں بالکل سوئی ہوئی تھی اور نہ ہی بالکل جاگ رہی تھی،کہ اچانک مجھے آپنا دروازہ کھٹکھٹانے کی اواز سنائی دی، میں پکارکر بولی:”کون اس دروازہ کو کھٹکھٹارھا ھے “جسے حضرت محمد مصطفی(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے علاوہ کوئی اور نے نہیں کھٹکھٹاتا؛

...جناب خدیجہ(علیہا السلام) کہتی ہیں کہ رسول اسلام(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انتھائی شیریںانداز اور دلنشیں لہجہ میں اهستہ سے فرمایا:<افتحی یا خدیجة، فانّی محمّد >-

اے خدیجہ دروازہ کھولو میں محمد ھوں،میں نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا اور نبی کریم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گھر میں تشریف لے ائے،اس مالک کی قسم جس نے اسمان کو بلند فرمایااور پانی کو جاری کیا ھے ابھی نبی کریم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھ سے دور بھی نہ ہونے پائے تھے کہ مجھے آپنے شکم میں فاطمہ(سلام اللہ علیھا) کے وجود(کی سنگینی)کا احساس ھوگیا-

۴-جناب فاطمہ(سلام اللہ علیھا) سے جناب خدیجہ(علیہا السلام) کی انسیت:

جب جناب خدیجہ نے رسول اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے شادی کی تھی تو مکہ کی عورتوں نے آپ سے ملنا جلنا بالکل بند کردیا تھانہ وہ آپ سے بات کرتی تھیں اور نہ ہی آپ سے ملاقات کرتی تھیں لیکن جب جناب فاطمہ(سلام اللہ علیھا) کا نور آپ کے شکم مبارک میں منتقل ھوگیا،اس کے بعد جب کبھی بھی پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گھرسے باھر تشریف لےجاتے تھے

تو جناب فاطمہ(سلام اللہ علیھا) شکم کے اندر سے ہی آپ سے گفتگو کیا کرتی تھیں،جس سے آپ کو سکون اور راحت نصیب ھوتی تھی،اسی دوران ایک دن پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب آپنے گھر میں داخل ھوئے تو آپ نے سنا کہ خدیجہ کسی سے باتوں میں مشغول ہیں،آپ نے پوچھا:

<یا خدیجة! من تکلّمین! >-

اے خدیجہ تم کس سے گفتگو کررہی ھو؟انھوں نے کھا یا رسول اللہ،جب میں گھر میں اکیلی رہتی ھوں تومیرے شکم میں موجود بچہ مجھ سے باتیں کرتا ھے،یہ سن کر انحضرت(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسکرائے”اور فرمایا:

<یا خدیجة!هذا أخی جبرئیل(علیه السلام)یخبرنی أنّها ابنتی، و أنّها النسمة الطاهرة المطهّرة، وأنّ اللّٰه تعالی أمرنی أن اُسمیّها((فاطمة)) و سیجعل لله تعالی من ذرّیتها أئمة یهتدی بهم المؤمنون>-

”اے خدیجہ،میرے بھائی جبرئیل نے مجھے یہ خبر دی ھے کہ یہ میری بیٹی ھے اور یہ طاھرہ و مطھرہ ھے اور خداوندعالم نے مجھے یہ حکم دیا ھے کہ اس کا نام فاطمہ رکھنا- اور خداوندعالم اس کی نسل میں ایسے

هادی پیدا کرے گا جن سے مومنین هدایت حاصل کریںگے- روایت هے کہ جب کفار نے رسول اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے چاند کے دو ٹکڑے کرنے کا مطالبہ کیا تو اس وقت تک جناب خدیجہ کےلئے یہ واضح هوچکا تھاکہ فاطمہ(سلام للہ علیھا) ان کے شکم مبارک میں پرورش پارہی ہیں،تو جناب خدیجہ نے کھا:جب کہ آپ بہترین رسول اور نبی ہیں تو جناب فاطمہ(سلام اللہ علیھا) نے ان کے شکم کے اندر ہی ان کو یوں تسلی دی:اے والدہٴ گرامی آپ غم نہ کریں اور پریشان نہ هوں بیشک اللہ میرے والد کے ساتھ هے بیشک جناب خدیجہ(سلام اللہ علیھا) پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تبلیغ کے ابتدائی سخت ترین دور سے ہی آپ کے پہلو بہ پہلو ثابت قدم رہیں آپ نے عورتوں کے بائیکاٹ کاسامنا بھی کیا ان تمام مشکلات پر صبر و تحمل اور تبلیغ دین کےلئے راہ خدا میں آپنی پوری دولت لٹادینے کے عوض اللہ تعالیٰ نے جناب خدیجہ کی گود کو ایسی عظیم الشان بیٹی کی دولت سے اباد کردیا جسکی نسل اور ذریت طاھرہ کی کوئی مثال کائنات میں کہیں نظر نہیں اتی هے-

۵-ولادت حضرت فاطمہ زہرا(سلام اللہ علیھا)

جنا ب خدیجہ(علیہا السلام) کےلئے انتظار کی گھڑیاں تمام ہوئیں اور اس مبارک و مسعود بچی کی ولادت کا وقت بالکل نزدیک آپهنچاجو دنیا میں قدم رکھنے سے پہلےبھی(شکم مادرمیں)آپ کی انیس و مونس تھی اور جناب خدیجہ کو اس کے دیدار کا شدت سے انتظار تھا،چنانچہ جب ولادت کا وقت بالکل نزدیک اگیا تو جناب خدیجہ نے قریش کی عورتوںکو اس نازک اور سخت گھڑی میں آپنی مدد کےلئے بلایا لیکن انھوں نے آپ کو یہ صاف صاف جواب دے دیا چونکہ تم نے همارا کهنا نہیں مانا هے اور ابو طالب کے یتیم حضرت محمد(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے شادی کرلی هے جن کے پاس نہ کوئی دولت هے اور نہ سرمایہ،لہٰذا هم تمهارے یهاں نہیں اسکتے اور نہ ہی همیں تم سے کوئی مطلب هے جس سے جناب خدیجہ کو شدیدملال هوا،آپ اسی غم سے دوچار تھیں کہ آپ نے کیا دیکھا کہ چار بلند قامت بی بیاں ائی ہیں جو بالکل بنی ہاشم کی خواتین کی طرح ہیں آپ انہیں دیکھ کر گھبرا گئیں،ان میں سے ایک بی بی نے کہا،اے خدیجہ گھبرائیے نہیں،هم کوآپ کے پروردگار نے بھیجا هے هم آپ کی بھنیںہیں،میں سارہ هوں،یہ اسیہ بنت مزاحم ہیں،یہ جنت میں آپ کی سہیلی هوں گی،اور یہ مریم بنت عمران ہیں اور یہ کلثوم جناب موسیٰ بن عمران کی بهن ہیں،همیں خداوندعالم نے اس نازک گھڑی میں آپ کی مدد کرنے کےلئے بھیجا هے چنانچہ ان میں سے ایک ہی بی آپ کے دا هنی طرف اور دوسری آپ کے بائیں طرف،تیسری بی بی سامنے اور چوتھی پشت کی طرف بیٹھ گئیں،پھر پاک وپاکیزہ انداز میں جناب فاطمہ(سلام اللہ علیھا) کی ولادت ہوئی زمین پر آپ کے قدم اتے ہی آپ کے جسم اطهر سے ایک ایسا نور چمکا جس کی روشنی مکہ کے گھرگھر میں پهونچ گئی،پھر آپ کے سامنے بیٹھی ہوئی بی بی نے بچی کو اب کوثر سے غسل دیا،اور دو بالکل سفید کپڑے نکالے،ایک کے اندر شہزادی کو لپیٹ دیا اور دوسرے کو مقنعہ کی طرح آپ کے سر پر باندھ دیا،

پھر انهوں نے آپ سے بات کرنا چاہی تو جناب فاطمہ(سلام اللہ علیھا) نے پہلے کلمہٴ شهادتین پڑھا اور پھر سب ہی بیوں کانام لے کر ان کو سلام کیا،یہ منظر دیکھ کر وہ هسنے لگیں اور کہا اے خدیجہ اسے آپنی اغوش میں

لیجئے یہ طاھرہ و مطھرہ اور زکیہ ومبارکہ ھے خدا آپ کےلئے اسے مبارک قرار دے اور آپ کی نسل میں اضافہ فرمائے،جناب خدیجہ(علیہا السلام) نے مسکراتے ھوئے بچی کو آپنی اغوش میں لے کر اسے آپنے سینہ سے لگالیا- شہزادی کائنات(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پہلے جب جناب خدیجہ (علیہا السلام) کو خدا نے ہیٹا عنایت فرمایا تھا تو آپ نے انہیں دودھ پلانے کےلئے دایا کے حوالہ کردیا تھا مگر جناب فاطمہ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کودودھ پینے کےلئے جناب خدیجہ(سلام اللہ علیھا) نے کسی کے حوالہ نہیں کیا-

۶-تاریخ ولادت

مورخین کے درمیان آپ کی تاریخ ولادت کے بارے میقدرے اختلاف ھے البتہ شیعہ امامیہ مورخین کے نزدیک مشھوریہی ھے کہ آپ کی پیدائش ۲۰ جمادی الاخریٰ بروز جمعہ بعثت کے پانچویں سال ہوئی تھی جبکہ بعض دوسرے مورخین نے بعثت سے پانچ سال پہلے کی تاریخ بھی ذکر کی ھے- جنا ب ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق(علیہ السلام) سے روایت نقل کی ھے کہ آپ نے فرمایا:

<ولدت فاطمة فی جمادی الآخرة یوم العشرین سنة خمس و اٴربعین من مولد النبی(صلی الل علیه وآله وسلم)، فاٴقامت بمکة ثمان سنین و بالمدینة عشر سنین، و بعد وفاة اٴبیها خمسة و سبعین یوماً، و قُبضت فی جمادی الآخرة یوم الثلاثاء لثلاث خلون منه سنة احدی عشرة من آله جرة >-

جناب فاطمہ کی ولادت ۲۰ جمادی الاخریٰ کو،پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ولادت کے ۴۵ سال بعد ہوئی تھی،آپ مکہ مکرمہ میں اٹھ سال اور مدینہ میں دس سال رہیں اور آپنے والد گرامی کے بعد ۷۵دن تک زندہ رہیں،اور منگل کے دن ۳جمادی الاخریٰ ۱۱ھ میں اس دنیا سے رخصت ہوئیں-

آپ(علیہ السلام) کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

صدیقہ:یعنی آپ بہت تصدیق کرنے والی تھیں کیونکہ آپ آپنے والد گرامی کی مسلسل تصدیق کرنے والی، اور آپنے قول و فعل اور ھر لحاظ سے سچی تھیں اسی لئے آپ کو صدیقہ کبریٰ کھا جاتاھے-صدیوں سے شہزادی کی یہی شناخت اور پہچان ھے- جیسا کہ آپ کے پوتے امام صادق(علیہ السلام) سے منقول ھے-

آپ کو مبارکہ اس لئے کھا جاتا ھے کہ آپ(سلام اللہ علیھا) کی وجہ سے بے حد خیر اور برکتیں نازل ہوئی ہیں اور قران مجید نے ا پ کو اسی لئے کوثر کھا ھے کہ پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نسل صرف آپ ہی کے ذریعہ اگے بڑہی ھے اور آپ ائمہ اطھار اور رسول اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ایسی پاک و پاکیزہ نسل کی ماں ہیں جنھوں نے آپ کی رسالت و نبوت کی حفاظت فرمائی اور ھمیشہ ظالموں کے مقابلہ میں ڈٹے رھے اس طرح آپ ہی وہ خیر کثیر یا اس کا سب سے اھم مصداق ہیں جو خداوندعالم نے آپنے پاک رسول کو عطا فرمایا تھا اور اس کے بارے میں سورہٴ کوثر اج بھی بہترین گواہ ھے-

جناب ابن عباس سے روایت ھے کہ رسول اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا ھے:

<ابنتی فاطمة حوراء آدمیة،لم تحض ولم تطمث، و انّما سمّاها فاطمة لاٴنّ اللّٰه فطمها و محبیها عن النار >-

میری ہیٹی فاطمہ انسانی حور ھے جو ماھواری اور ولادت کے وقت کی الودگیوں سے پاک ھے- اور اس کانام فاطمہ اس لئے رکھا گیا ھے کیونکہ اللہ تعالی نے اس کو اور اس کے چاھنے والوں کو جھنم سے دوررکھا ھے-

آپ ہی نے یہ بھی فرمایاھے:

< أن فاطمة حوراء انسية، كلّما اشتقت الى الجنّة قبّلتها>-

آپ(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: فاطمہ انسانی پیکر میں ایک حور ہیں، چنانچہ مجھے جب بھی جنت کا اشتیاق ھوتا ھے تو میں انہیں پیار کرتا ھوں-

انس بن مالک کہتے ہیں کہ جناب فاطمہ زھرا(سلام اللہ علیہا) بدر منیر اور گھٹاوٴں کے پیچھے سے نکلنے والے سورج کی طرح ہیں، آپ(سلام اللہ علیہا) سفید رو اور سرخ رخسار والی تھیں اور آپ(سلام للہ علیہا) کے بالوں کارنگ سیاہ تھا نیز آپ تمام لوگوں میں رسول اللہ سے سب سے زیادہ مشابہ تھیں-

آپ کو اس لئے طاھرہ کا لقب دیا گیا کہ آپ ھر برائی اور گندگی سے پاک و پاکیزہ ہیں اورآپ نے کبھی بھی عورتوں کی مخصوص عادت نہیں دیکھی جیسا کہ امام محمدباقر(علیہ السلام) کی روایت ھے نیز قرآن مجید نے آیہٴ تطہیر میں ھر برائی اور گندگی سے آپ کی طھارت کی گواہی دی ھے- آپ کو اس لئے راضیہ کھا جاتا ھے کہ خداوندعالم نے آپ کےلئے دنیا کی جو تلخیاں اور مشقتیں نیز مصائب و آلام مقدر کردیئے تھے آپ اس پر راضی تھیں اور آپ کا پروردگار آپ سے خوش ھے اسی لئے آپ مرضیہ بھی ہیں جس کی صراحت قرآن کریم نے سورہٴ” دھر“ میں کی ھے کہ آپ کا پروردگار آپ کی سعی سے راضی ھوگیا اور آپ کو روز قیامت سے امان دیا اور آپ ان لوگوں میں شامل ہیں جن سے اللہ راضی ھے اور وہ اللہ سے راضی ہیں”رضی اللہ عنھم و رضواعنہ“ اور آپ کے اندر خوف پروردگار بھی حد کمال تک موجود تھا جس کےلئے آپ کی سیرت کو ملاحظہ کیا جاسکتا ھے-

آپ کو اس لئے محدثہ کھا گیا ھے کہ آپ سے ملائکہ نے اسی طرح گفتگو کی تھی جس طرح جناب مریم اور مادر جناب موسیٰ جناب ابراہیم کی زوجہ جناب سارہ کی تھی کہ جب ان کو اسحاق اور پھر ان کے بعد یعقوب کی ولادت کی خوشخبری سنائی تھی-

آپ کی تعظیم کےلئے پیغمبر اکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آپ کو ”ام ابیہا “جیسی کنیت عطا فرمائی کیونکہ آنحضرت کے نزدیک محبت و رفعت میں کوئی بھی آپ کا ھمسر نہیں ھے اور آپ سے آنحضرت اسی طرح پیش آتے تھے جس طرح ایک بیٹا اپنی والدہ کا احترام کرتا ھے

اور آپ بھی پیغمبر کے ساتھ اسی طرح پیش آتی تھیں جس طرح ایک ماں اپنی اولاد کا خیال رکھتی ھے- کیونکہ آپ ھمیشہ آنحضرت کی خدمت گذاررہیں ان کے زخموں کی مرھم پٹی اور ان کی پریشانیوں کو کم کرتی رہتی تھیں-

آپ کا ایک لقب ام ائمہ بھی ھے کیونکہ پیغمبراکرم(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ مبارک خبر دی ھے کہ تمام ائمہ آپ کی اولاد سے ھوں گے اور مھدی آپ کی نسل میں ھوں گے-